

مرتھا اور مریم

نمبر 3469

ایک خطبہ

شائع شدہ بروز جمعرات، 29 جولائی، 1915

بیان فرمایا بذریعہ سی۔ ایچ۔ اسپرژن

در مٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن

یسوع نے جواب دے کر اُس سے کہا، مرتھا، مرتھا، تُو بہت سی باتوں کی فکر اور پریشانی میں ہے۔ لیکن ایک ہی چیز ضرور ہے، اور مریم نے اُس نیک حصہ کو چُن لیا ہے، جو اُس سے چھینا نہ جائے گا۔

لوقا 42:41-10

میں اپنے روحانی دیدہ میں غموں کے مرد کو دیکھتا ہوں، جو شاہراہ پر رواں دواں ہے، اور اُس کے ساتھ اُس کے چند رفیق و شاگرد ہمراہ ہیں۔

جب محنت و مشقت سے فراغت کا وقت آن پہنچتا ہے، اور کھانے کا وقت ہوتا ہے، تو وہ کہاں آرام پائے گا؟ اُس کا گھر کہاں ہے؟ کیا وہ عظیم نبی کوئی ایسی سکونت نہیں رکھتا؟ افسوس! اُس کے پاس کچھ نہیں۔

”لومڑیوں کے بھٹ، اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے ہوتے ہیں، لیکن ابن آدم کے پاس سر رکھنے کو جگہ نہیں۔“

تاہم، جو کچھ اُس کا اپنا نہ تھا، وہ اُسے دوستوں سے مہیا ہوا۔

مرتھا، جو شاگرد تھی—اگرچہ کامل نہ تھی، لیکن حق کی کچھ رمق اُس پر منکشف ہو چکی تھی—گاؤں بیت عنیاہ کے دہانے پر اُس کے استقبال کو آتی ہے، اور اُسے اپنے گھر آنے کی دعوت دیتی ہے۔

یسوع مسیح، جو اکثر اپنے دشمنوں کی دعوتیں قبول فرمایا کرتا تھا، ایک دوست کی مہربانی کو کیونکر رد کرتا؟

پس وہ اُس کے گھر داخل ہوا، اپنے دوست لعزر کے ہمراہ، اور بیٹھ گیا۔

ابھی وہ بیٹھا ہی تھا، اور اُس کے شاگرد اُس کے گرد جمع تھے، کہ اُس نے تعلیم دینی شروع کی۔

خطبہ اگر گھر میں دیا جائے، تو اُس کی تاثیر میں کچھ کمی نہیں آتی۔

مرتھا اور مریم اُس کی باتیں سن رہی تھیں—سن رہی تھیں، کہا میں نے؟ مریم تو اُس کے قدموں کے پاس بیٹھ گئی، اور مرتھا نے کچھ دیر سنا، پھر یاد آیا کہ گھریلو کام کاج کی بہت سی فکریں ہیں۔ کھانے کا انتظام ہونا چاہیے۔

پس وہ اندر گئی، اور تیاری میں مشغول ہوئی۔

جب اُسے کسی قدر مدد کی حاجت ہوئی، تو وہ لوٹی، اور دیکھا کہ مریم بدستور یسوع کے قدموں میں بیٹھی ہے۔

گویا کچھ خفگی کے ساتھ، مرتھا نے یسوع سے عرض کی

”اے خُداوند، کیا تجھے کچھ پروا نہیں کہ میری بہن نے مجھے خدمت میں اکیلا چھوڑ دیا ہے؟ پس اُس سے کہہ کہ میری مدد کرے۔“

وہ اُمید رکھتی تھی کہ آقا مریم کو ملامت فرمائے گا، لیکن اُس نے مریم کی حمایت کی، اور نہایت نرمی سے مرتھا کو تنبیہ دی

جب فرمایا

مرتھا، مرتھا، تُو بہت سی باتوں کی فکر اور پریشانی میں ہے، لیکن ایک ہی چیز ضرور ہے؛ اور مریم نے اُس نیک حصہ کو ”چُن لیا ہے، جو اُس سے چھینا نہ جائے گا۔“

یہ مختصر مگر بامعنی گفتگو یقیناً مرتھا کے لیے باعثِ تعجب تھی۔ وہ توقع نہ رکھتی تھی کہ سرزنش اُس کے حصہ میں آنے لگی اور تعریف مریم کو دی جائے گی۔

لیکن یہی ہوا، اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ واقعہ ہمارے لیے نہایت مفید ہدایت رکھتا ہے۔

اُنہی دیکھیں کہ ہم اس میں سے کیا سبق اخذ کر سکتے ہیں۔

اور ہم مرتھا کی سرزنش میں حد سے نہ بڑھیں، کیونکہ وہ ایک نیک عورت تھی۔
 "خُداوند یسوع نے" مرتھا، مریم اور لعزر سے محبت رکھی۔
 پس جب خود آقا نے اُس کے کردار کی قدر کی، تو ہم کیوں اُس کی تحقیر کریں؟ مرتھا ایک عمدہ خاتون خانہ تھی—شاید کچھ زیادہ ہی فکرمند—میں بہتر لفظ نہیں پاتا—کچھ زیادہ باریک بین اور جزئیات کی پابند۔
 وہ خانہ داری کے انتظامات، میز بچھانے اور طعام پیش کرنے میں خود کو الجھاتی اور خستہ حال کرتی تھی۔
 شاید وہ اپنی باریک پسند طبیعت کے باعث دل کو حد سے زیادہ مضطرب کر بیٹھتی تھی—تاہم وہ ایک قابلِ ستائش عورت تھی، جو اپنے گھر کو قرینے سے رکھتی تھی۔

یہ معمولی انعام نہیں، خاص کر ایک محنت کش شوہر کے لیے، کہ اُس کی بیوی مرتھا جیسی ہو—ایسی جو اپنے گھرانے کو خوبی سے سنبھالے۔
 درحقیقت، مسیحی خواتین میں یہ بات اتنی قابلِ تعریف ہے کہ رسول نے فرمایا: "پس پہلے وہ گھر میں دینداری کا نمونہ دکھانا" سیکھیں۔
 اگر تمہارے بچوں کے موزے رفو نہیں ہوتے، اگر اُن کے کپڑے نہیں سبے جاتے، اگر کپڑوں کے بٹن بروقت نہیں لگتے، تو تمہاری مسیحی روش کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

ایک نیک بیوی کو چاہیے کہ ان امور کی نگرانی کرے، اور سب سے پہلے یہی کرے؛
 کیونکہ ترتیب اور محنت وہ خوبیاں ہیں جو اُس عورت کے دل میں ہوں جو خُداوند کے حضور راستباز ہو۔
 میں دیکھتا ہوں کچھ رفیق مسکرا رہے ہیں—خوشی سے مسکرائیں—مگر میری یہ گھریلو نصیحت یاد رکھیں اور اپنے گھر کی ذمہ داریاں ادا کریں،
 تو وہ اپنے شوہروں کے چہروں پر بھی مسرت کی مسکراہٹ لائیں گی، اور اُن کے گھرانے بھی روشن تر دکھائی دیں گے۔
 اگر اُن کے شوہر بے دین ہوں، تو یہ طرز عمل دین کی خوبصورتی کو اُن پر آشکار کرے گا، اور اُس کی قدر بڑھائے گا۔

اب، مرتھا کس بات میں ملامت کی مستحق تھی؟
 دیکھو، اگرچہ اُسے کچھ سرزنش ملی، پر خُداوند نے اُسے سختی سے نہ جھڑکا۔
 —"اُس کے الفاظ بڑے محبت بھرے تھے—"مرتھا، مرتھا
 ہم کسی خاتون کو اس انداز سے نام لے کر نہ پکارتے، جب تک کہ وہ ہماری عزیز دوست یا قرابت دار نہ ہو۔
 میں تمہیں تمہارے نام سے نہ پکاروں گا، کیونکہ میں تمہیں اتنا جانتا نہیں۔
 ہم صرف اُنہی کو ایسا پکارتے ہیں جو ہمارے خاص ہیں۔
 سو، خُداوند یسوع نے نہایت لطف سے، خود کو اُس کے لیے نہایت قریبی بنایا، اور فرمایا
 "مرتھا، مرتھا، تُو بہت سی باتوں کی فکر اور پریشانی میں ہے۔"

یہ کوئی بڑی سرزنش نہ تھی۔
 اُس نے تو فقط حال بیان کیا
 اور جتنا شکوہ مرتھا نے اپنی بہن سے کیا، اُس کا عشر عشر بھی نہیں فرمایا۔
 تو اُس کی خطا کیا تھی؟
 ہم سمجھتے ہیں کہ یہی: خُداوند یسوع اکثر اُن دیار میں وعظ فرمانے نہ آتا تھا۔
 اُس کی خدمت وسیع تھی—وہ تمام ملک کا سیر کنندہ اسقف تھا۔
 پس جب وہ نایاب طور پر تشریف لایا
 ،تو یہ مناسب نہ تھا کہ مرتھا اُس کے کلام سے زیادہ گوشت کے بھنے، اور کھانوں کی تیاری کو اہم سمجھے
 اور وہ نان آسمانی، جو یسوع انہیں دے رہا تھا، اُسے پیچھے ڈال دے۔

اے عزیزو، اگر کوئی واعظ فقط کبھی کبھار تمہارے پاس آتا
 ،تو تم خُدا کے کلام کو اتنا بیش قیمت جانتے کہ گھریلو کاموں کی تھوڑی غفلت معاف ہوتی
 بس یہ سننے کی خاطر کہ آسمان کی طرف سے کیا پیغام ہے۔
 لیکن مرتھا نے اپنے گھریلو امور کو خُداوند کے کلام پر کچھ حد تک فوقیت دی۔

اور پھر، اُس نے یوں بھی سمجھا کہ دینداری یہ ہے کہ وہ کچھ کرے
 ،ایسا کام جو یسوع کو درکار ہو
 نہ کہ وہ، جو وہ یسوع سے پائے، جو اُس کے لیے ضروری تھا۔
 ایسے لوگوں کی آج بھی کمی نہیں۔
 مجھے امید ہے کہ وہ ایمان میں ہیں، اگرچہ فضل میں ابھی نومولود ہیں۔

اُن کی عملی دینداری کا زور اِس پر ہے کہ وہ مسیح کے لیے کیا کر سکتے ہیں،
اور خُدا اُن سے کیا توقع رکھتا ہے
بجائے اس کے کہ وہ اِس پر خوش ہوں کہ یسوع اُن کے لیے کیا کر چکا ہے۔

اب، میں مسیح کے لیے جو کچھ کر سکتا ہوں
وہ نہایت ہی قلیل اور ناقص ہے، اور اِس کے لیے ساری توجہ دینا مناسب نہیں۔
لیکن جو کچھ اُس نے میرے لیے کیا ہے
،وہ اتنا حیرت انگیز، بے مثال، ناقابلِ بیان اور جلالی ہے
کہ میری توجہ کا اکثر حصہ اُسی پر ہونا چاہیے۔
شاید کبھی مرتھا کی مانند میں بھی دوڑوں
،مگر زیادہ بہتر یہی ہو گا کہ مریم کی مانند بیٹھوں
اور مسیح سے وہ کچھ حاصل کروں جو مجھے اُس سے درکار ہے۔

اگر تمہارا دین محض تمہارے عمل پر نظر رکھتا ہے
،نہ کہ اُس کامل اور مکمل کام پر جو مسیح نے انجام دیا
تو یہ دین اعلیٰ درجہ کا نہیں۔
تم میں شریعت پرستی کا رجحان پیدا ہو گا
اور یہ رجحان خطرناک ہے—اس کی سرزنش ہونی چاہیے۔
اگرچہ میں نرمی سے سرزنش کروں
،مگر کچھ سختی ضروری ہے
تاکہ تم ایمان میں صحیح ٹھہرو۔

مرتھا، مرتھا! مسیح کو تمہاری اتنی حاجت نہیں، جتنی تمہیں اُس کی ہے۔
یہ مناسب ہے کہ تم سوچو کہ عبادت گاہ میں جانے کے لیے وقت کیسے نکالو
،اپنے بچوں کو خُداوند کی تربیت میں کیسے پرورش دو
اور محتاجوں یا کلیسیا کے لیے کچھ پس انداز کیسے کرو۔
یہ سب نیک امور ہیں—تمہیں ضرور کرنے چاہئیں
مگر یاد رکھو: مسیح نے تمہارے لیے بہت بڑھ کر کچھ کیا ہے۔

اپنے دل و دماغ کو اُس کے صلیب پر، اُس کی زندگی اور موت پر جمائے رکھو
ورنہ تم فریسی بن جاؤ گی۔
—آہ، مرتھا! تم یوں سمجھنے لگو گی کہ تم اپنے اعمال سے نجات پاتی ہو
،اور اگر تم نے ایسا گمان کیا
تو تمہارا انجام تباہی ہے۔

یہ مرتھا کی بڑی لغزشوں میں سے ایک تھی
،وہ اِس پر زیادہ فکر مند تھی کہ وہ یسوع کے لیے کیا کرے
بنسبت اِس کے کہ وہ شکرگزار ہو اُس کے لیے جو یسوع نے اُس کے لیے کیا۔

،اور یہی اُس کے دل کو بے چین کر بیٹھا
جو ہمیشہ غلط ہے۔
وہ جھنجھلا گئی، اور اُس کی طبیعت مکدر ہو گئی۔
،آہ، وہ چاہتی تھی کہ خُداوند کے لیے شاندار دعوت ہو
،سب سے عمدہ برتن نکل آئے
،سب کچھ نہایت نفاست سے پیش ہو
اور میز پر وہی کچھ رکھا جائے جو بہترین سے بھی بہتر ہو۔

یہ ارادہ بجا اور قابلِ تعریف تھا
،لیکن معمولی پریشانیاں بڑے غصے کا سبب بن جاتی ہیں
،سو اُس کا دل گھبرا گیا
اور اُس کی طبیعت میں چڑچڑاہٹ آ گیا۔

،یوں اُس نے خود کو خفا کیا
،اور وہ دن جو خوشی و آفتاب کا دن ہونا چاہیے تھا
،کیونکہ مسیح آیا تھا
بے چینی، عجلت، اور دل کی پراگندگی کا دن بن گیا۔

اب یہ بات نادرست اور افسوسناک ہے۔
یاد رکھ، اے مسیحی، جو کچھ بھی تیرے ذمہ ہو، تُو ہمیشہ اپنی ساری فکریں اُس پر ڈال دے جو تیری فکر کرتا ہے۔
کسی بات کی فکر نہ کرو، بلکہ ہر امر میں دُعا اور مِنت کے ساتھ، اپنی درخواستیں خُدا کے حضور ظاہر کرو۔
،تُو غور و فکر کرنے والا ہو، محنتی اور دانا ہو
،مگر فکرمندی، پریشانی، اور جھنجھلاہٹ کو فوراً اپنے دل سے نکال باہر کر
:ورنہ تُو اپنے آقا کی یہ نرم، مگر پراثر صدا سننے گا
!"مرتھا، مرتھا، تُو بہت سی باتوں کی فکر اور پریشانی میں ہے

تجھے معمولی باتوں پر دلگیر نہ ہونا چاہیے، نہ لوگوں سے چڑ جانا چاہیے، نہ خود سے بے چین ہونا چاہیے۔
تیری فکرمندی حالات کو بہتر نہ کرے گی، اور تیرے مزاج کا بگڑنا اُمورِ خانہ داری کو ہموار نہ کرے گا۔
پُر سکون رہ، خاموش رہ، صبر کر۔

تب تیرے بہت سے کام تیرے دل کے سکون کو غارت نہ کریں گے۔
،اگرچہ بہت کچھ کرنا ہو
،مگر اگر تُو دل سے فکر نکال دے
تو بار سنگین بھی ہلکا ہو جائے گا، اگرچہ کلیئہ نہ بھی بٹے۔

،مرتھا کی اگلی لغزش یہ تھی کہ جب وہ خُود خُداوند کی خدمت میں مشغول تھی
تو اُس نے اپنی پیاری بہن مریم پر ملامت کی۔
بعض اذبان فطرتاًًًً عیب جو ہوتے ہیں، اور دوسروں کی خطا پر نظر رکھتے ہیں۔
اور کچھ ایسے بھی ہیں، جو جوش جذبات میں آ کر نکتہ چینی کرنے لگتے ہیں، ملامت اور الزام تراشی کرنے لگتے ہیں۔

!نہیں، مرتھا، تجھے مریم پر حکم چلانے کا اختیار نہیں
تُو جو کچھ کر رہی ہے، اُسے حق سمجھ کر کر رہی ہے؛
!وہ جو کچھ کر رہی ہے، وہ اُسے حق سمجھتی ہے—اُسے رہنے دے

،ایسے جوشیلے نوجوان مسیحی بھی میں نے دیکھے ہیں
—جو چاہتے ہیں کہ سب لوگ اُن کی مانند سرگرم ہوں—اور یہ خواہش بری نہیں
لیکن کچھ ایماندار ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی کمزوری کے باعث زیادہ کچھ نہ کر سکتے۔
،اور یہی نوجوان کبھی اُن سے خفا ہو جاتے ہیں
اور شاید اُن کے بارے میں نازیبا الفاظ بھی کہتے ہیں۔
یہ روش درست نہیں۔

دوسرے کے خادم کا انصاف نہ کر—وہ اپنے مالک کے حضور ہی کھڑا ہو گا یا گرے گا۔
مرتھا، مرتھا، تجھے مریم پر الزام رکھنے کا کوئی اختیار نہیں۔
،اور اے تم مصروف مسیحیو، جو خُداوند کے لیے بہت کچھ کرتے ہو
اور چاہتے ہو کہ کاش اور بھی کر سکو—کیا تم کبھی اُن سے ناراض نہیں ہوتے
جو تمہاری مانند سرگرم نہیں؟

،کبھی اپنے جوش میں بداخلاقی نہ گھولنا
،کیونکہ وہ مُرک کی صراحی میں مرا ہوا مکھی بن جائے گی
اور سارا خوشبو خراب ہو جائے گی۔
،مرتھا، اپنے فیصلہ میں جلدبازی نہ کر
اور مریم کی عدالت میں خود کو نہ ڈال۔

—مجھے یہ بھی خدشہ ہے کہ مرتھا نے کچھ تھوڑا اپنے خُداوند کو بھی ملامت کی
!اور یہ تو سخت بات ہے

اُو، ہم اُس کے الفاظ پڑھیں، مبدا ہم اُس پر ناحق الزام لگائیں
اے خُداوند، کیا تجھے کچھ پروا نہیں کہ میری بہن نے مجھے خدمت کے لیے اکیلا چھوڑ دیا ہے؟ سو تُو اُس سے فرما کہ "
"میری مدد کرے
کیا یہ مہربانی کا انداز تھا؟
"اے یسوع، کیا تجھے پروا نہیں؟"

یقیناً، اُسے تو ہمیشہ اُن سب کی پروا تھی۔
اُن کے پاس کبھی کوئی فکر اُنی
مگر وہ پہلے سے اُسے اُٹھانے کو تیار تھا۔
اُن کے سب بوجھ وہ اُٹھانے کو تیار تھا۔
اُن کی سب تکالیف کا مداوا وہ بننے کو آمادہ تھا۔
اور وہ تو آیا ہی اسی لیے کہ اپنے خون سے اُنہیں فدیہ دے۔

"پس یہ کہنا، "اے آقا، کیا تجھے پروا نہیں؟
ایک سخت بات تھی۔

—اور بعض مسیحیوں کی یہی حالت ہے
وہ مسیح کے کام پر نگاہ نہیں رکھتے
بلکہ اپنے کاموں میں الجھے رہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ وہ خُود اپنے آقا کو بھی ملامت کرنے لگتے ہیں۔
—یہ بڑے بھائیوں کا طرز فکر ہے
—اور مرثا، جان لو، کہ تُو بڑی بہن تھی
:یہی بڑے بھائی کہتے ہیں
دیکھ، میں اتنے برس سے تیری خدمت کرتا ہوں، اور تُو نے مجھے کبھی ایک بکری کا بچہ بھی نہ دیا کہ میں اپنے دوستوں "
کے ساتھ خوشی مناتا۔
مگر جب تیرا یہ بیٹا آیا، جس نے تیری ملکیت بدکاروں کے ساتھ اُڑائی
"اُتو تُو نے اُس کے لیے پلا ہوا بچھڑا ذبح کیا
یہ بدروح ہے، بہت بدروح۔

میں نے ایک شخص کے بارے میں سُنّا
جو اپنے آپ کو خُداوند کا خادم کہتا تھا
مگر کہتا تھا کہ اُسے نہ تو کسی روحانی بیداری پر یقین تھا
اور نہ تھیٹروں میں منادی کرنے سے کوئی امید۔
کہنے لگا، "اگر خُدا کلیسیا کو برکت دینا چاہے
تو لازمی ہے کہ وہ پہلے اُنہیں نجات دے
جو عبادت گاہوں میں آتے ہیں
"نہ کہ عام اور بے قدر لوگوں کو۔

مجھے اُس کا یہ قول ناپسند آیا۔
شاید وہ نیک آدمی ہو
مگر یقیناً اُس نے بدروح سے کلام کیا۔
اور کچھ کچھ ایسی ہی روح سے مرثا نے بھی کہا۔

وہ گویا یوں محسوس کرتی تھی
میں نے ہر قسم کی محنت کی ہے۔"
میں مصروف رہی ہوں، بے چین رہی ہوں
میں نے کوئی آرام نہ کیا۔
کسی کو خبر نہیں
کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے کیسی تپش سے کام کیا
اور دوسروں کے کام کی بھی نگرانی کی۔
میں زینے چڑھی اور اُتری

—ساری مشقت اور ساری ذمہ داری میرے سر تھی
،اور مریم کچھ بھی نہیں کر رہی
پھر بھی مسیح اُس سے ویسا ہی خوش ہے
،جیسے وہ مجھ سے ہوتا
"اگر میں ہزار کام کرتی۔

"اب میں یوں سمجھتا ہوں کہ جب مسیح نے فرمایا، "مرتھا، مرتھا، تُو بہت سی باتوں کی فکر اور پریشانی میں ہے
،تو اُس نے یہ الفاظ اِس لیے کہے تاکہ اُس تلخ رُوح کی سر اُٹھاتی جھلک کو ملامت کرے
جو جہاں کہیں ظاہر ہو، قابلِ ملامت اور ضرر رساں ثابت ہوتی ہے۔

—اب ہم مرتھا کے ذکر کو سمیٹتے ہیں
،مجھے اُمید ہے کہ ہم نے اُس کے رویے پر حد سے زیادہ سختی نہیں کی
نہ اُس کے کردار پر ناحق اعتراض کیا ہے۔
ہم اُسے خود پرست راستبازی کا تمثال تصور کر سکتے ہیں۔
شاید تم میں سے کوئی ایسا ہو۔

:شاید تم میں کوئی یوحنا یا یعقوب ہو جو یوں کہتا ہو
،میں پابندی سے عبادت گاہ جاتا ہوں"
،اپنے گھرانے کو باقاعدگی سے چلاتا ہوں
،اپنے کاروبار میں دیانت دار ہوں
،غریبوں کو دیتا ہوں
رفابی کاموں میں حصہ لیتا ہوں،" وغیرہ۔

!آہ، اے عزیزو
،تم بہت سی خدمتوں میں الجھے ہو
مگر یاد رکھو—تم اُس راہ سے آسمان تک نہ پہنچو گے۔
مگر ایک ہی بات ضرور ہے—"اور وہ ہے مسیح کی پوری کی ہوئی راستبازی۔"

،یا شاید کوئی مرتھا وہاں ہو
،وہ نیک عورت جسے میں نے کہتے سنا
،میں نے اپنے بچوں کو عزت سے پالا"
،ہمیشہ ایسا رویہ اپنایا کہ پڑوسی میری تعریف کرتے ہیں
،میں نے کبھی دینی فرائض میں کوتاہی نہیں کی
"پس میں یقین رکھتی ہوں کہ میں آسمان جاؤں گی۔

!آہ، مرتھا، مرتھا
تیری نیکیاں ہی تجھے ڈبو دیں گی۔
تو اُن کے سہارے آسمان تک نہ جا سکے گی۔
ایک ہی بات ضرور ہے—"اور وہ ہے یسوع کی مکمل راستبازی۔"
،ان نیکیوں کا بوجھ اُتار، جو تجھے گھیرے ہوئے ہیں
—اور آ جا اُس کے پاس جیسے تُو ہے
تب تُو وہ بہتر حصہ پائے گی
جو تجھ سے کبھی چھینا نہ جا سکے گا۔

لیکن یہ مرتھا کے ساتھ زیادتی ہوگی
کہ اُسے مکمل طور پر خود راستبازوں کی تصویر بنا دیا جائے۔
اب میں صرف اتنا کہوں گا
کہ وہ کبھی کبھار ہماری حالت کا عکس بن جاتی ہے۔

جب خادمِ کلام منبر پر آتا ہے
—تو وہ—کم از کم میں

اکثر اوقات اس فکر میں مبتلا ہوتا ہے
کہ کون روشنیوں کے پاس کھڑا ہے
کہاں سے ہوا آ رہی ہے
اور ایسی کئی چھوٹی چھوٹی باتوں کی فکر۔

میں اکثر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوں
کہ میں کیوں "بہت سی باتوں" میں الجھا رہتا ہوں۔
حالانکہ مرتھا کی مانند ہونے کے بجائے
—خادمِ کلام کو مریم کی مانند ہونا چاہیے
،یسوع کے قدموں میں بیٹھا
اور اپنے آقا کے کلام پر پوری توجہ مرکوز کیے ہوئے۔

یہی حال اکثر کلیسیا کے شُماسان اور بزرگوں کا بھی ہوتا ہے۔
وہ اس فکر میں ہوتے ہیں
کہ جماعت کے لیے مناسب انتظامات کیسے ہوں
خاص طور پر جب کوئی غیر معمولی عبادت ہو۔
وہ بھی اُسی آزمائش کا شکار ہو جاتے ہیں
جس میں مرتھا گرفتار ہوئی۔

اور میرے عزیز بھائی جو عشائے ربانی کے موقع پر
،روٹی اور پیالہ لے کر پھرتے ہیں
شاید انہیں بھی کبھی یوں محسوس ہوتا ہو
کہ وہ مریم کی سی راحت سے محروم ہو گئے
اور مرتھا کی سی فکروں میں مبتلا ہو گئے۔

شاید وہ بھی چاہتے ہوں
کہ مریم کی مانند نشست پر بیٹھیں
،اور خُداوند کے ساتھ اُس ضیافت میں شریک ہوں
نہ کہ مرتھا کی مانند دسترخوان پر خدمت کریں۔

اور تم میں سے کچھ لوگ
اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی بابت سوچ رہے ہو۔
جب تم دُعا میں خُداوند سے التجا کرتے ہو
،کہ اُس کا کلام اُن کی جانوں کے لیے برکت کا باعث ہو
تو تمہاری فکر بھی
تمہیں مرتھا کی حالت میں ڈال سکتی ہے۔

!آہ

یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا
—اگر تم مریم کی مانند حالت اختیار کرو
،منجی کے قدموں میں بیٹھے ہوئے
،عمیق تعظیم کے ساتھ
مگر اُسی وقت اُس کے ساتھ قُربت کی رفاقت میں شریک۔

اُس کی حضوری سے مرعوب
،اُس کی مُسکراہٹ سے خوش
،اُس کے کلام سے معمور
،اُس کی آواز سے محظوظ
—اُس کے الہامی لبوں سے نکلنے والے ہر لفظ کو سمیٹتے ہوئے
،اُسی میں اپنی جان کو محبتِ مقدس سے مسرور پاتے ہوئے
اور اُسے اپنی فکر سونپ کر

صرف یہی دھیان رکھتے ہوئے
کہ اُس کے قدموں میں بیٹھے رہو
—اور اُس سے سیکھو

اُسی مقام پر ٹھہرے رہو
جہاں مرتھا کی ناگوار نظریں
یا جلدباز باتیں
تمہیں ہلنے پر مجبور نہ کر سکیں۔

II

،اب اُو ہم مریم کے کردار کی طرف رجوع کریں ۔
اور دیکھیں کیا اُس میں ہمارے لیے کچھ عملی سبق موجود ہے۔

یہ ہرگز نہ سمجھو کہ مریم سُست تھی، یا اُسے واعظ سُننا اپنے کام سے زیادہ عزیز تھا۔
کسی اور موقع پر اُس نے ثابت کر دکھایا
،کہ نہ وہ خدمت کرنے سے جی چراتی ہے
،نہ اپنا مال بچاتی ہے
کیونکہ اُس نے ہمارے خُداوند کے سر پر عطر اُنڈیلا۔

اُس نے ظاہر کیا
،کہ قربانی اُس کے لیے گراں نہ تھی
کیونکہ اُس نے یسوع کے لیے وہ کچھ کیا
—جو صرف ایک اور شخص نے کبھی کیا
اُسے ممسوح کیا۔

—مگر مریم کے کردار کی اصل خصوصیت یہ تھی
—خُدا کرے یہ صفت میرے اور تیرے اندر بھی پائی جائے
کہ اُس نے جسمانی فکر سے زیادہ
اپنی جان کی فکر کو ترجیح دی۔

،درحقیقت
وہ اُس زندہ پانی سے سیراب ہونا پسند کرتی تھی
جو مسیح اُن پیاسوں کو دیتا ہے
جو اُس کے حضور آتے ہیں۔

وہ "اُس ایک ہی بات" پر دھیان لگاتی تھی
جو ضرور ہے۔

!افسوس
یہ دنیا جان کی پرورش کو اُس "ایک ہی بات" نہیں سمجھتی
جو ضروری ہے۔

،بلکہ، جیسا کہ ایک پرانے مردِ خُدا نے کہا
دنیا اُسے وہ چیز سمجھتی ہے "
"جو بالکل غیر ضروری ہے۔

وہ دین کو چھوڑ سکتے ہیں، کیونکہ اُن کے خیال میں یہ ایک بوجھ ہے۔
ہم نے بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے
کہ مال ہی وہ "ایک ہی بات" ہے جو ضرور ہے۔
وہ دین کو حقیر جانتے ہیں
اور اپنا خزانہ اُن باطل چیزوں میں ڈھونڈتے ہیں

، جو استعمال کے ساتھ فنا ہو جاتی ہیں
اور اپنی خوشی اُن زمینی چیزوں میں رکھتے ہیں
جو اُس بہتے ندی کے پانی یا بدلتے موسموں کی مانند گزر جاتی ہیں۔

لیکن دین ہی وہ "ایک ہی بات" ہے جو ہم سب کے لیے ضروری ہے۔
یہ خادمِ خدا کے لیے بھی وہی ایک امرِ لازم ہے؛
، اگر اُس کے دل میں سچا دین نہ ہو
، تو وہ دغا باز ہے
ایسا کام اپنے سر لیا
— جس پر اُسے آقا نے کبھی بھیجا ہی نہ تھا
ایسی ذمہ داری اٹھائی
جو اُس کی جان کو پاتال سے بھی نیچے گچل ڈالے گی۔
اے خداوند، رحم فرما اُن خادموں پر
جو وہ منادی کرتے ہیں
جس کا ذائقہ خود چکھا ہی نہیں۔

— لیکن دین سننے والوں کے لیے بھی ضروری ہے
، ایسا ضروری
، کہ اگر اُن کے پاس یہ نہ ہو
تو دنیا کے سارے واعظ اور دعائیں
اُن کے لیے محض اُس ایندھن کی مانند ہوں گے
جو اُن کی عدالت میں بھڑک اٹھے گا۔
، اے عزیز سامعین
، ہم تمہیں مسیح کو تھامے بغیر نہیں دیکھ سکتے
، ورنہ تمہاری تاثیرات، تمہارے اقرار
، تمہاری رسوم اور اخلاقی نیکی
، تمہری نذریں اور چڑھاوے
، تمہارے ضمیر کو سلا دیں گے
، تمہاری اُمید کو دھوکہ دیں گے
اور انجام ہوگا— تاریکی میں ڈوبا مایوسی کا سمندر۔

سچا دین بزرگوں کے لیے بھی وہی "ایک ہی بات" ہے
جو لازمی ہے۔
میں یہاں کچھ ایسے چہروں کو دیکھتا ہوں
جن کے سفید بال اور جھکی ہوئی کمر
یہ گواہی دیتے ہیں
کہ وہ قبر کے دہانے کے قریب ہیں۔
، اے میرے بزرگ دوست
، کیا کرو گے، کہاں جاؤ گے کچھ ہی وقت بعد
اگر کوئی نجات دہندہ نہ ہو
جس پر تم اپنا سہارا رکھ سکو؟
، جب بردن کی لہریں تمہارے گرد ابھریں گی
تو تمہارا حال کیا ہوگا
اگر کوئی روح مبارک نہ ہو
، جو یہ کہے
، میں تیرے ساتھ ہوں، ہراسان نہ ہو"
کیونکہ میں تیرا خدا ہوں؟

یہی "ایک ہی بات" درمیانی عمر کے لوگوں کے لیے بھی ضروری ہے۔
، اے تم جو صبح سے شام تک محنت کرتے ہو
، اگر تمہارے دل میں خدا کا فضل نہیں

اور تمہارے تجربہ میں روح القدس کی تسلیاں نہیں
تو تم کیا کرو گے؟
تم اپنے بچوں کو شیطان کے لیے پرورش دو گے۔
تم بے دینی کے آلات بنو گے۔
تمہارے سارے کام
تمہارے لیے صرف دکھ اور ندامت کی مزدوری لائیں گے
اور تمہاری موجودہ زندگی
ابدی افسوس بن جائے گی۔

!اور سچا دین جوانوں کے لیے کس قدر ضروری ہے
،یہ جوان مرد کو دانا بناتا ہے
یہ کنواری کو حسین بناتا ہے۔

کلی جب کھانے نہ پائے"
،اور پیش کی جائے
"تو وہ قربانی بے کار نہیں۔

ہمیں یہ انتظار نہیں کرنا چاہیے
،کہ ہم بوڑھے اور لاغر ہو جائیں
پھر خدا کو اندھے اور لنگڑے جانور نذر کریں۔
،اؤ، ہم اُسے جوان بیل دیں
ہم اُسے ایک سالہ بڑے پیش کریں۔
،کیونکہ بعض جوانی میں ہی مر جاتے ہیں
لہذا اؤ، ہم جوانی میں ہی توبہ کریں
اور اُس وقت یسوع پر ایمان لائیں
،جب بہار کی خوشبو ہمیں زندگی بخشی ہے
—کیونکہ وہی "ایک ہی بات" ضرور ہے
کہ اُس پر ایمان رکھا جائے۔

تم کہو گے کہ اور بھی کئی چیزیں ضروری ہیں۔
:ہاں، میں کہتا ہوں
مگر یہ وہ چیز ہے
جو خاص، سب سے اعلیٰ، اور سب کے لیے یکساں طور پر ضروری ہے۔

،فرض کرو، کوئی شخص نیوگیٹ کی قید موت میں ہے
وہ وہاں بیٹھا ہوا خطوط لکھ رہا ہے۔
اُسے مجرم کی موت مرنی ہے۔
وہ جانتا ہے کہ اُس کا انجام
،اُس کے اہل خانہ کو غمگین کرے گا
لہذا وہ انہیں دلا سے دینے کے لیے
خطوط لکھ رہا ہے اور اپنی چھوٹی چھوٹی باتوں کا بندوبست کر رہا ہے۔

تب بادشاہ کا قاصد آتا ہے
—اور اُس سے کہتا ہے
—لیکن وہ شخص سنتا نہیں
"میرے پاس بادشاہ کا مکمل معافی نامہ ہے۔"
،مگر وہ کہتا ہے
،میں ابھی مصروف ہوں"
،میں تم سے بات نہیں کر سکتا
"مجھے اپنی بیوی کو خط لکھنا ہے۔"
وہ لکھتا جاتا ہے۔

پھر اُسے دوبارہ اطلاع ملتی ہے
کہ بادشاہ کا معافی نامہ اُسے دیا جا رہا ہے
مگر وہ پھر کہتا ہے
"میں اس پر دھیان نہیں دے سکتا"
مجھے اپنے بچوں کو خط لکھنا ہے
"کیونکہ مجھے پیر کے دن مرتھا ہے۔
اور وہ لکھتا جاتا ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے؟
اگر وہ شخص ایک لمحے کو رُک جائے اور سوچے
تو بادشاہ کی معافی
اُس کے سارے خطوط سے زیادہ اُس کے کام آئے گی؟
اگر وہ اُسے لے لے
تو بعد میں باقی سب کچھ سمیٹ سکتا ہے۔

بس ایمان کے ساتھ بھی یہی حال ہے۔
خُدا تمہیں مکمل معافی پیش کرتا ہے
مگر تم کہتے ہو
"مجھے اور کام کرنے ہیں۔"
میں کہتا ہوں
تم انہیں بعد میں کر لینا
مگر جب تک رحمت کا فرشتہ
تیرے پاس معافی لیے کھڑا ہے
تو، اے عزیز
اسی "ایک ہی بات" کو لے لے
اور باقی چیزوں کو وقت پر نمٹا لینا۔

وہاں ایک کشتی کا ملبہ ہے
دور اُس نمکین سمندر کے سینے پر۔
اُس پر کچھ لوگ بھوکے بیٹھے ہیں
جن کی ہڈیاں جلد سے باہر جھانک رہی ہیں۔
انہوں نے ایک کپڑا کھمبے پر باندھ رکھا ہے۔
وہ بے لباس ہیں
سمندر کی نمکین ہوائیں انہیں بھگو دیتی ہیں
رات کو وہ قریب المرگ سردی سے ٹھٹھرتے ہیں
اور وہ صرف ایک دوسرے سے چمٹ کر جان بچاتے ہیں۔

تم کہو گے، انہیں ہزار چیزوں کی ضرورت ہے۔
ہاں، مگر میں کہتا ہوں
ایک ہی چیز انہیں درکار ہے—ایک دوست دار کشتی۔
اگر وہ کوئی بادبانی جہاز افق پر دیکھ لیں
اور وہ اُن کے پاس آ جائے
تو انہیں سب کچھ مل جائے گا۔

اور اسی طرح
—اے تم جو روٹی، خاندان اور دنیاوی چیزوں کے پیچھے ہو
—یہ سب کچھ اپنی جگہ ٹھیک ہے
مگر جب تک تم اُس ٹوٹی کشتی پر ہو
اور تباہی کے قریب ہو
تو جو تمہیں واقعی درکار ہے
وہ ہے مسیح

جو ایک مہربان بادبانی جہاز کی مانند
افق سے نمودار ہوتا ہے
، تاکہ تمہیں نجات دے
، اور اپنی کشتی پر چڑھا لے
اور وہ سب کچھ دے
جس کی تمہیں حقیقی ضرورت ہے۔

ایک ہی بات ضرور ہے۔
اے جین، تُو اُسے تھام لے۔
—اور جان، اور توما، اور ولیم، اور مارگریٹ
، تم میں سے ہر ایک، بلکہ تم سب
اسی کو تھامو۔
دیگر چیزوں کو کچھ دیر کے لیے چھوڑ دو۔
تم جانتے ہو کہ تم کام بھی کر سکتے ہو اور دعا بھی
تم اپنا کاروبار بھی سنبھال سکتے ہو
اور پھر بھی مسیح پر ایمان رکھ سکتے ہو۔
یہ تمہاری گھریلو ذمہ داریوں میں رکاوٹ نہ بنے گا۔
، مگر، میں تم سے منت کرتا ہوں
، کہ تم مریم کی مانند اُس امر اعظم
، اُس بات کو جو قطعی ضروری ہے
یعنی زندہ نجات دہندہ پر زندہ ایمان—اُسے تھام لو۔

یہی وہ پہلا سبب تھا
—جس کے باعث مریم کی ستائش کی گئی
کہ اُس نے وہ "ایک ہی بات" پکڑ لی
جو بے حد ضروری تھی۔

دوسرا سبب یہ تھا
—کہ یہ اُس کا اپنا انتخاب تھا
"مریم نے اچھا حصہ چُن لیا ہے۔"

، ہمارے کچھ تنقیدی دوست فوراً کہیں گے
ہا! اب تم آزاد ارادہ کی منادی کرو گے؟
"کیا اب تم یہ کہو گے کہ یہ انسان کا انتخاب ہے؟
، اے بھائیو
—تم جانتے ہو کہ میں انسان کی مرضی کو کیسا سمجھتا ہوں
، کہ وہ غلام ہے
—لوہے کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی
لیکن خدا نہ کرے کہ میں
، کسی انسان کے عقیدے
، یا حتیٰ کہ اپنے بھی
مطابق کلام مقدس کو بدل دوں۔

، مریم نے بہتر حصہ چُننا
، اور ہر وہ شخص جو نجات پاتا ہے
نجات کو چُننا ہے۔
، میں جانتا ہوں کہ اُس کے انتخاب کے پیچھے
، اور اُس کے انتخاب کا باعث
خدا کا ازلی انتخاب ہے۔
، لیکن پھر بھی
خدا کا فضل ہمیشہ

انسان کے دل میں فضل ڈال دیتا ہے۔
کوئی زبردستی جنت میں نہیں لے جایا جاتا
— نہ ہی کوئی اپنی مرضی کے خلاف مسیح کے پاس آتا ہے
جان اُس دن رضا مند بنائی جاتی ہے
جسے خُدا کی قدرت کا دن کہا جاتا ہے۔

— یہ خُدا کے فضل کی فتح ہے
نہ یہ کہ وہ انسانوں کو
کسی مشین کی مانند جنت میں لے جائے
بلکہ وہ انسان کے ذہن پر
ایسا خاص اثر ڈالتا ہے
کہ اُسے آزاد رکھتا ہے
مگر اُسے اپنی مرضی کے تابع بھی کر دیتا ہے۔

مریم نے چُنا۔
خُدا نے اُسے ازل میں چُن لیا تھا
اور اسی لیے اُس نے اُسے چُنا۔
"زمانہ شروع ہونے سے پہلے، اُس نے مجھے چُنا"
"اور اب میں اُسے چُنتی ہوں، اُس کے بدلے میں۔"

اب ہم اپنے دل سے سوال کریں
کیونکہ ہم کسی ستائش کے لائق نہیں
کیا ہم نے مسیح کو چُنا ہے؟
کیا ہم نے اُس کی راہ، اُس کا سچ، اُس کا صلیب چُنا ہے؟
اگر تمہارا دین تمہارا انتخاب نہیں
تو مجھے ٹر ہے کہ وہ تمہارے کچھ کام نہ آئے گا۔
اگر تم کسی دین کو صرف اس لیے اپناتے ہو
— کہ تمہیں ایسا کرنا پڑتا ہے
اگر تم اُسے مجبوری
فرض کی بجائوری
خوف کی چبھن
یا رسم و رواج کے تحت اپناتے ہو
تو ٹرتا ہوں کہ جب تمہارے دین کو تولا جائے گا
تو وہ ہلکا پایا جائے گا۔

تمہارا دین ایک بامقصد، سنجیدہ
اور باوقار انتخاب ہونا چاہیے۔
تو اب
تمہارا انتخاب کون سا ہے؟
اگر اس دنیا کی لذتیں
تمہاری آنکھوں کے سامنے
— تمام حسن و جمال سے آراستہ کر دی جائیں
وہ ہر خوشی جو حسیات کو لذت دے
کانوں کو خوش کرنے والی موسیقی
ناک کے لیے خوشبوئیں
منہ کے لیے شیریں مٹھاس
— آنکھوں کے لیے حسین مناظر
اور دوسری طرف
— اگر مسیح اور اُس کا صلیب تمہارے سامنے رکھے جائیں
تو تم کس کو چُنو گے؟

میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض نے
—کیا چُنا ہے
خُدا کرے کہ تمہارا انتخاب بدل دے۔

لیکن مجھے اُمید ہے کہ یہاں کچھ ایسے بھی ہیں
،جو یہ کہہ سکتے ہیں
انتخاب؟ میں نے تو ایک بار اور ہمیشہ کے لیے مسیح کو چُن لیا ہے۔"
میں نے قیمت گن لی ہے
اور میں مسیح کی ملامت کو
"مصر کے سب خزانے سے افضل جانتا ہوں۔

تم قابل تعریف ہو۔
مسیح تم سے نرمی سے
محبت کا کلام فرماتا ہے
،جب وہ کہتا ہے
مریم نے اچھا حصہ چُن لیا ہے"
"جو اُس سے چھینا نہ جائے گا۔

اور مریم کی ستائش اس لیے بھی کی گئی کہ اُس نے نیک حصہ چُنا۔
—مسیح کو جاننا بھلا ہے
ہر معنی میں بھلا ہے۔
،یہ ہمارے لیے بھلا ہے
،خُدا کے لیے بھلا ہے
اور بنی آدم کے لیے بھلا ہے۔
،یہ تسلی کے معنی میں بھلا ہے
اور اخلاق کے لحاظ سے بھی نیک ہے۔
،جو کوئی انصاف سے فیصلہ کرتا ہے
وہ سچی دینداری پر کچھ الزام نہیں رکھ سکتا۔
عدالت کی کرسی پر بیٹھا قاضی بھی
یہ کہنے کی جرات نہیں کرے گا
کہ نیا دل اور راست رُوح رکھنا بھلا نہیں۔

سچی دین داری میں وہ سب کچھ ہے
،جو دلکش ہے
،جو نیک نام ہے
،جو آدمیوں کی نظر میں دیانت دار
اور خُدا کی حضوری میں پرہیزگار ہو۔

اُے مریم
اب تُو اپنے مارتھا جیسے فکر و اندیشہ چھوڑ کر
—پسُوع پر کامل آرام سے ٹک گئی ہے
،تیرا دل مطمئن ہے
،کیونکہ تُو نے صرف نیک کو نہیں
بلکہ تمام نیکیوں میں سے
—سب سے بہتر حصہ چُنا
وہ حصہ جو کسی اور کے ساتھ
ذرا بھی مقابلہ نہیں رکھتا۔

،اور ایک اور ستائش ہے
:اور ہم اسی پر بات ختم کرتے ہیں

مریم نے وہ چُنا
جو اُس سے کبھی چھینا نہ جائے گا۔

ہم میں سے اکثر جو چیزوں پر ناز کرتے ہیں
اور اُن سے خوشی پاتے ہیں
اُن میں سے بہت کم ایسی ہیں
جنہیں چھینا نہ جا سکے۔
اگرچہ ہم نیک نامی رکھتے ہوں
تو بھی کوئی جھوٹا بدنام کرنے والا
چند لمحوں کے لیے وہ بھی چھین سکتا ہے۔
ہمارا گھر ہو
تو آگ اُسے راکھ کر سکتی ہے۔
ہماری پیاری بیوی ہو
تو موت اُسے کفن میں لٹا دیتی ہے۔
ہمارے عزیز بچے ہوں
جن کی آنکھوں کی روشنی ہمیں لبھاتی ہے
تو بھی ہم جانتے ہیں
کہ اُن کی پیشانی پر "فانی" لکھا ہے۔
ہمارے رفیق ہوں
جن کے ساتھ ہم شیریں مشورے کرتے ہیں
وہ بھی ایک ایک کر کے رخصت ہوتے جا رہے ہیں۔

"کون ہے جس نے دوست نہ کھویا ہو؟"

ہمیں وہ بہت سی راحتیں حاصل ہیں
جن سے مصیبت ہمیں لمحوں میں محروم کر سکتی ہے۔
جو لوگ کبھی لوگوں میں بزرگ گئے جاتے تھے
وہ غربت کے دنوں میں
پڑوسیوں سے بھی بھول جاتے ہیں
اور اُن کے دوست و احباب
انہیں پہچاننے سے انکار کرتے ہیں۔
دولت کو پر لگتے ہیں
اور وہ اڑ جاتی ہے۔
ہر وہ چیز
جو مخلوق سے حاصل ہے
چھینی جا سکتی ہے۔

غریب آدمی شاید یہ سمجھے
کہ چونکہ اُس کے پاس دولت نہیں
—تو وہ اس خطرہ سے آزاد ہے
لیکن اُس کے پاس بھی ایسی چیزیں ہیں
جو اس زندگی سے تعلق رکھتی ہیں
اور وہ بھی جاتی رہیں گی۔

اور آخر میں اُنے گا
سب سے بڑا چور—موت، غارت گر۔
جب وہ ہمیں کمزور پائے گا
بستر پر دراز، بے بس
تو وہ سب کچھ چھین لے گا۔

وہ کنجوس کے سونے کو پکڑ لے گا،
 اگرچہ وہ اُسے مضبوطی سے تھامے
 مگر موت کی گرفت اُسے چھین لے گی۔
 وہ اُس کے رفیقوں اور اولاد کو بھی چھین لے گی۔
 وہ اُس کی آنکھیں بند کرے گی،
 کہ وہ پھر کبھی نہ دیکھے
 اُس کے کان بند کرے گی،
 کہ وہ پھر کبھی نہ سُنے۔
 وہ اُس کے دل کو چھوئے گی
 اور اُس کی دھڑکن روک دے گی
 اور اُس کی آرزو جاتی رہے گی۔
 تب سب کچھ چھن جائے گا۔

—لیکن ایک چیز ہے
 —اے کاش ہم اُسے چُنین
 ایک ایسی چیز جو نہ زندگی، نہ موت
 چھین سکتی ہے۔
 یہ ہے نیک حصہ
 یسوع میں نیک اُمید
 یسوع پر سچا ایمان
 یسوع سے کامل محبت
 یسوع کے ساتھ جیتی جاگتی شراکت۔

اے موت! تُو آ سکتی ہے،
 پر تُو وہ چیز نہیں چھین سکتی
 جسے یسوع زندہ ہاتھوں سے تھامے ہوئے ہے۔
 اے جہنم کے ابلیسو
 تم آ سکتے ہو
 پر تم یہ جوابرات نہیں چھین سکتے
 —کیونکہ

وہ موت و جہنم سے زور آور ہے،
 "اور اُس کی عظمت ناپائیدار ہے۔"

وہ تاریکی کے فرزندوں کو للکارتا ہے
 اور اُن کے کہرام کو رد کرتا ہے۔
 یہ چیزیں تم سے کبھی نہیں چھینیں جا سکتیں۔

مجھے دکھائی دیتا ہے
 —کہ تم اُس تاریک وادی سے گزر رہے ہو
 شک شبہ، جیسے لُٹیرے لشکر
 تمہیں مار ڈالنے کو تیار ہیں
 پر وہ تمہارے جوابرات نہیں لے سکتے۔

بڑا چور آتا ہے—دیابولس
 بہائیوں پر الزام لگانے والا
 اور وہ تمہارے خزانے تُلّوٹتا ہے
 تمہاری کچھ تسلیاں چھین لیتا ہے
 پر وہ تمہارا ایمان نہیں چھین سکتا۔

جہنم کے بڑے گُتے تم پر غراتے ہیں
،گویا وہ تمہیں چیر ڈالیں گے
مگر وہ تمہارے نیک حصے کو
چھین نہیں سکتے۔

،میں تمہیں اُس دریا میں دیکھتا ہوں
،جہاں پانی ٹھوڑی تک آ گیا ہے
،اور تم کہنے کو ہو
،میں گہرے کیچڑ میں ڈوب رہا ہوں"
— "جہاں کھڑے ہونے کی جگہ نہیں
لیکن وہ سیاہ دھارا
تمہاری تسلی کو غرق نہیں کر سکتا۔

تمہارے پاس ایسی اُمید ہے
جو سب سے بڑی موج کے اوپر تیرتی ہے۔
ایسا نغمہ ہے
جو طوفان کی چیخ سے بلند ہے۔

،میں کشتی کے غرق ہونے سے نہ ڈروں گا
،کیونکہ میرا خزانہ
—یعنی مسیح، میرے ساتھ ہے
وہ خود کو بھی بچاتا ہے
اور مجھے بھی۔

میں نے نیک حصہ چُنا ہے
—جو مجھ سے کبھی چھینا نہ جائے گا
میں محفوظ ہوں۔

،اور اب، اے عزیزو
—یہ سوال اُٹھتا ہے
ایک سوال جو میں چاہتا ہوں
،کہ وہ سب جو خُداوند کے مائدہ پر شریک ہونے والے ہیں
—اپنے دل سے پوچھیں
"کیا میں نے نیک حصہ چُنا ہے؟"

دینی فکروں کو بھول جاؤ۔
کلیسیائی جھگڑوں کو فراموش کرو۔
—جو کچھ تم نے مسیح کے لیے کرنا ہے، اُسے ایک طرف رکھ دو
اور صرف اِس پر غور کرو
کہ مسیح نے تمہارے لیے کیا کیا ہے۔

کیا تم نے اُسے چُنا ہے؟
کیا تم وہ حمد کا کلام کہہ سکتے ہو
—جو گاتے وقت ہمیں خوشی سے بھر دیتا ہے

،میں مسیح، صخرہ کامل پر کھڑا ہوں"
باقی سب زمین، دلدل ہے؟"

،اگر ہاں
!تو آؤ، اے مقدسو
—آؤ، اور بیٹھو

ایسے ہی عاجز ہو جاؤ
جیسے مریم تھی۔
اگر وادی میں کوئی نشیب کی جگہ ہو
تو پانی ضرور وہاں بہتا ہے۔
اور اگر دل عاجز ہو
تو فضل ضرور اُس میں اُترتا ہے
چاہے اور کہیں نہ جائے۔

اؤ،
یسوع کے قدموں میں بیٹھو
مائدہ پر اؤ
اور اُس کے ساتھ شراکت رکھو۔

اور اے وہ لوگو
جنہوں نے یہ نیک حصہ نہیں چُنا
—یاد رکھو
تم نے اُسے رد کر کے
اپنی ہی رحمت کو ٹھکرا دیا۔
ایک دن تم چاہو گے
—کہ اپنے انتخاب کو بدل دو
!اے خُدا، اُسے آج ہی بدل دے

اگر یہاں کوئی ہے
جو کہتا ہے
—”کاش! مجھے بھی یہ نیک حصہ ملے“
تو سن لے
تُو اُسے حاصل کر سکتا ہے۔

اگر یہاں کوئی جان ہے
جو نجات چاہتی ہے
تو تُو نجات پا سکتا ہے۔

مسیح تجھے تَجھ سے زیادہ چاہتا ہے۔
—مسیح گناہگاروں کے لیے مَرا
—تُو گناہگار ہے
اُس پر بھروسا رکھ
اور تُو نجات پائے گا۔

پھر تیرے گناہ مٹا دیے جائیں گے
اور اُس کی راستبازی
تجھے شاہی جامہ پہنائے گی
اور تُو وارثِ آسمان ٹھہرے گا
خُدا کا گود لیا ہوا فرزند۔

اے ایمان رکھ“
—یہی سچائی ہے
”کہ خُدا نے اپنا بیٹا تجھے دے دیا ہے۔“

اُس کے خون پر ایمان لا
اُس کے فضل پر بھروسا رکھ
اور تُو نجات پائے گا۔

آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجن
یوحنا 11: 45-57

لاشعور کا پردہ چاک ہوا، اور لعزر عوامی طور پر مردوں میں سے جی اٹھا۔ بہت سے لوگوں نے اُس معجزہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، اور کسی نے اُس کے وقوع پر شک نہ کیا۔

46-45:

پس اُن یہودیوں میں سے بہتیرے جو مریم کے پاس آئے تھے اور اُن کاموں کو دیکھ چکے تھے جو یسوع نے کیے، اُس پر ایمان لائے۔ لیکن بعض اُن میں سے فریسیوں کے پاس گئے، اور جو کچھ یسوع نے کیا تھا، انہیں خبر دی۔

ہم تصوّر بھی نہ کر سکتے تھے کہ انسان اِس درجہ کی پستی کو پہنچے گا کہ اُس کو مردوں میں سے زندہ کرنے والا مسیح ہو، اور وہ اُسے دشمنوں کے آگے الزام کے طور پر پیش کرے۔

48-47:

پس سردار کابنوں اور فریسیوں نے مجلس کی، اور کہا، "ہم کیا کریں؟ کیونکہ یہ شخص بہت سے معجزات کرتا ہے۔ اگر ہم اُسے "یونہی چھوڑ دیں، تو سب لوگ اُس پر ایمان لے آئیں گے، اور رومی آ کر ہماری قوم اور عبادتگاہ کو ہم سے چھین لیں گے۔"

انہوں نے یہ بہانہ بنایا کہ اگر یسوع ایک بڑی جماعت کو اپنی طرف کھینچ لے گا، تو رومی سلطنت اُسے بغاوت گردان کر قوم کو نیست و نابود کر دے گی۔ مگر یہ سب جھوٹ اور فریب کے پردے تھے۔

50-49:

اور اُن میں سے ایک، قیافا نام، جو اُس سال سردار کابن تھا، نے اُن سے کہا، "تم کچھ نہیں جانتے، اور نہ یہ سمجھتے ہو کہ ہمارے لیے یہ بہتر ہے کہ ایک شخص لوگوں کی خاطر مر جائے، اور ساری قوم ہلاک نہ ہو۔"

یہی اُس کی رائے تھی۔ گویا وہ کہہ رہا تھا، "اُو اِسے مار ڈالیں۔ اُس کی موت ہماری قوم کی بقاء کے لیے مفید ہے۔" یہ انسانی حکومتوں اور حکمرانوں کی سوچ رہی ہے کہ حق و صداقت کی نہیں، بلکہ فائدہ کی پیروی کی جائے۔ مگر ہم خُدا سے یہ دُعا کریں کہ وہ ہمیں ایسے حاکم دے جو راستی سے حکومت کریں، نہ کہ صرف مصلحت سے۔

ایک حکیم نے خوب کہا ہے کہ اگر ایک راستباز کی موت دس ہزار کو بچا لے، تب بھی اُسے زبردستی مار ڈالنا ظلم عظیم ہے۔ راستی ہی حقیقی مصلحت ہے۔

51:

اور اُس نے یہ اپنے آپ سے نہ کہا، بلکہ چونکہ وہ اُس سال سردار کابن تھا، اُس نے پیشین گوئی کی کہ یسوع اُس قوم کے لیے مرے گا۔

اُسے اپنے الفاظ کی معنویت کا شعور نہ تھا۔ وہ جو کہہ رہا تھا، اُس میں ایک عظیم سچائی مضمر تھی—کہ یسوع درحقیقت اپنی مرضی سے اپنی جان دے گا، تا کہ وہ اپنی قوم کو مخلصی بخشے۔

53-52:

اور نہ فقط اُس قوم کے لیے، بلکہ جو خُدا کے فرزند دنیا میں پراگندہ ہیں، اُن کو بھی یکجا کرے۔ تب سے وہ صلاح کرنے لگے کہ اُسے مار ڈالیں۔

اکثر ایک بیباک اور شرارت میں دلیر انسان، اُن بہتروں پر غالب آ جاتا ہے جو بزدل ہوں۔ اب فیصلہ یہ ہو چکا تھا کہ اُسے قتل کرنا ہے۔

54:

پس یسوع یہودیوں کے درمیان علانیہ پھر نہ پھرا، بلکہ وہاں سے بیابان کے نزدیک ایک مقام، ایفریم نام شہر کو چلا گیا، اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں قیام کیا۔

ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ وہاں اُس نے معجزے کیے یا تعلیم دی، مگر غالباً اُس نے خلوت میں اپنی جان کو آخری ہفتہ کے لیے تیار کیا۔ دُکھ اور موت کے ہفتہ کے لیے۔ یہی طریقہ ہمیں بھی اختیار کرنا چاہیے کہ جب ہمیں کوئی عظیم کام درپیش ہو، تو خلوت اختیار کریں، دل کو قابو میں لائیں، اور خُدا سے تازہ فضل حاصل کریں۔

56-55:

اور یہودیوں کا عید فصح نزدیک تھا۔ اور بہت سے دیہات سے یروشلم کو گئے کہ عید سے پہلے اپنے آپ کو پاک کریں۔ پس وہ "یسوع کو ڈھونڈنے لگے، اور ہیکل میں ایک دوسرے سے کہنے لگے، "کیا خیال ہے؟ کیا وہ عید پر نہ آئے گا؟"

انہوں نے دیہات میں اُس کی شہرت سنی تھی، اور دیہاتی لوگ جب شہر آتے ہیں تو نبی اعظم کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ "یہی اُن کا سوال تھا: "کیا وہ عید پر آئے گا؟"

57:

اور سردار کابنوں اور فریسیوں نے یہ حکم دیا تھا، کہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ وہ کہاں ہے، تو اطلاع دے، تاکہ وہ اُسے گرفتار کریں۔

وہ معجزہ کو جھٹلا نہ سکے، مگر معجزہ کرنے والے کو گرفتار کر سکتے تھے۔